90029- عقیقہ میں کچھ بھی صدقہ نہ کرنا اور خود کھانے کا حکم

سوال

میرا عقیقہ کے متعلق سوال یہ ہے کہ: میرے تین بیٹے ہیں پہلے اور دوسرے بیٹے کی ولادت کے وقت مجھے علم نہیں تھا کہ بچے کی جانب سے دو بکرے ذبح کرنے ہیں، یہ علم میں رہے کہ پہلے بیٹے کی پیدائش کے وقت اصل میں میرے اندر ایک بکرا بھی ذبح کرنے کی استطاعت نہ تھی، بلکہ میرے والد صاحب نے میرے بچے کا عقیقہ کیا تھا، تو کیا اب مجھے پہلے بیٹے کے عقیقہ میں ایک یا دو بکرے ذبح کرنا ہونگے؟

اور دوسرے بیٹے کے عقیقہ میں ایک بکرا ذبح کیا تھا لیکن میں نے خاندان والوں اور دوست واحباب کے لیے کھانا نہیں پکایا تھا، بلکہ ہم نے خود ہی سارا گوشت کھا لیا تھا، اور چار ماہ کے بعد خاندان اور جان پہچان والوں اور دوست واحباب کی دعوت کی ایک بکرا پکا کر دعوت کی تھی.

میرا سوال یہ ہے کہ کیا دوسرے بیٹے کی جانب سے اب مجھے دو بکرے ذبح کرنے ہیں یا ایک؟

اور تیسرے بیٹے کے عقیقہ میں ہم نے دو بکرے ذبح کیا لیکن تقریبا ایک بکرے کا نصف ہم نے خود کھا لیا اور باقی تقسیم کر دیا تو کیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟

آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے سوالات کا جواب ضرور دیں میں اپنی اولاد کا عقیقہ سنت کے مطابق صحیح طریقہ سے کرنا چاہتا ہوں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

اول:

عقیقہ سنت مؤکدہ ہے، اور ترک کرنے
والے گناہ نہیں، کیونکہ سنن ابوداود میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے
کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس کا بچہ پیدا ہوا اور وہ اس کی
جانب سے جانور ذبح کرنا پسند کرے تو ذبح کرے، بچے کی جانب سے دو کفائت کرنے والے
بکرے، اور بچی کی جانب سے ایک بکرا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (2842)
علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابوداود میں حسن قرار دیا ہے.

دوم:

عاجزیا عقیقہ سے جاہل ہونے کی بنا
پر جو شخص اپنی اولاد کا عقیقہ نہ کرسکے تو اس کے لیے بعد میں عقیقہ کرنا مستحب ہے
چاہے کتنی بھی لمبی مدت گزر جائے .

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں
درج ہے :

سوال :

ایک شخص کے کئی بیٹے ہیں اس نے کسی
کا بھی عقیقہ نہیں کیا، کیونکہ وہ فقر و تنگ دست تھا، اور کئی برس بعد اللہ سبحانہ
و تعالی نے اسے مالدار اور غنی کر دیا تو کیا اس کے ذمہ عقیقہ ہے ؟

جوا :

اگر تو واقعتا ایسا ہی ہے جیسا بیان
ہوا ہے تو اس کے لیے ہر بیٹے کی جانب سے دو بکرے عقیقہ کرنا مشروع ہے " انتہی.

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث
العلمیۃ والافتاء (441/11).

سوم :

دادا اپنے پوتوں کی جانب سے عقیقہ کر
سکتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں حسن اور حسین رضی اللہ
تعالی عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا تھا.

دیکھیں : سنن ابو داود حدیث نمبر (
2841) سنن نسائی حدیث نمبر (4219) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث
نمبر (2466) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اس بنا پر اگر آپ سنت پر مکمل عمل
کرنا چاہتے ہیں تو آپ پہلے بیٹے کی جانب سے ایک بکرا ذبح کریں تا کہ دادے کی جانب
سے ایک عقیقہ کو پورا کیا جا سکے، اور اگر آپ اسی پر اکتفا کرنا چاہیں تو اس میں
کوئی حرج نہیں.

چہارم :

بعض فقھاء کہتے ہیں کہ :

عقیقۃ بھی احکام و مصرف میں قربانی
کی طرح ہے، اس لیے اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا مستحب ہے، ایک حصہ اپنے لیے اور ایک
دوست واحباب کے لیے، اور ایک فقراء کے لیے.

اور بعض کہتے ہیں کہ : عقیقۃ قربانی
کی طرح نہیں تو جس طرح وہ چاہے کر سکتا ہے، آپ سوال نمبر (
8423) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

بہر حال اگر عقیقۃ کے گوشت میں سے
کچھ بھی دوسروں کا نہ دیا جائے تو بھی کفائت کر جائیگا، لیکن قربانی کے متعلق یہ ہے
کہ اگر کوئی شخص قربانی کا سارا گوشت خود ہی کھا جائے اور اس میں سے کچھ بھی صدقہ
نہ کرے تو وہ ضامن ہے، اور ایک اوقیہ گوشت خرید کر اسے صدقہ کرے"

دیکھیں : کشاف القناع (23/3).

اس بنا پر دوسرے بیٹے کا عقیقۃ پورا
ہو چکا ہے، اور اسی طرح تیسرے بیٹے کا بھی الحمد للہ عقیقۃ ہو گیا.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ
کی اولاد میں برکت پیدا کرے اور انہیں اطاعت و فرمانبرداری میں آپ کا معاون بنائے
اور اسلام و مسلمانوں کے لیے ذخیرہ بنائے.

واللہ اعلم .